ڈاکٹر محمد سعد صدیقی: علوم الحدیث میں منہج تحقیق

Dr.Muhammad Saad Siddiqui: Research Methood In Hadith Studies

ماہ رُخ امتیاز*

ڈاکٹر عمرانہ شہزادی**

Abstract:

Allah Ta'ala created countless creatures in the universe, but among them He gave the status of humans as Ashraf al-Mukhaluqat and sent prophets among them and reveled Wahi to these Prophets to guide the people to the right path. Allah subhanahu wa ta'ala honored us to be the Ummah of Last Prophet Muhammadﷺ after the advent of the Last Prophet, the scholars of this Ummah acadimiclly Contrbuted to spread the teachings of Raulullah (S.A.W). Dr. Muhammad Saad Siddiqui also associated himself among these scholars. He contributed a lot for the renaissance of Islam and achieved remarkable achievements in differentfields of knowledge of Islam. One name among the contemporary scholars is that of Dr. Muhammad Saad Siddiqui, whose life is filled with education, learning teaching, research and many others aspects.He dutifully served the institution of Islamic Studies Punjab University and associated with many institutions. Dr. Siddiqui belongs to the great scholarly family of the Indian sub-continent, who has a huge field of scholarly services in Hadith and Tafsir. He is a practical scholar with a keen eye on modern and ancient

* ایم فل سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

aspects of Islamic sciences. Dr. Muhammad Saad Siddiqui has rendered valuable services in the field of authorship and compilation of hadith,with his teaching, research articles and books and besides thes his talks on electronic media. His services are noteworthy. We will have an analytical study of his contribution in this article.

سوانح حیات:

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کا شجرہ نسب حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ملتا ہے۔ اسی نسبت سے وہ صدیقی کہلاتے ہیں۔ آپ کے دادا مولانا ادریس کاندھلویؒ اپنے نسب و مشرب کی وضاحت کرتے ہوئے تفسیر معارف القرآن کے دیباچہ میں تحریر کرتے ہیں:

"بندہ ناچیز حافظ محمد ادریسؒ بن مولانا حافظ محمد اسماعیلؒ کاندھلوی جو نسباً صدیقی، مذہباً حنفی اور مشرباً چشتی ہے۔"(۱)

آپ کا تعلق برصغیر پاک و ہند کے ایک بہت بڑے خانوادے سے ہے جس کی حدیث و تفسیر میں علمی وادبی خدمات کا ایک بہت بڑا باب ہے۔

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کے آباؤاجداد کاندھلہ کے رہنے والے تھے۔

کاندھلہ ہندوستان کے صوبہ اترپردیش (UP) میں ضلع مظفر نگر میں شاہدرہ دلی اور سہارن پور ریلوے لائن پر مظفر نگر سے 34 میل (تقریبا 55 کلومیٹر)، دہلی سے 42 میل (تقریبا 68 کلومیٹر) اور سہارن پور کی ریلوے لائن پر دریائے جمنا کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔ بدھانہ سے کیرانہ جانے والی سڑک کاندھلہ سے گزرتی ہے۔ کاندھلہ کے شمال میں ضلع میرٹھ اور جنوب میں شاملی اور کیرانہ کے علاقے ہیں۔ (۲)

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کے والد محترم کا نام مولانا محمد مالک کاندھلویؒ جو دارالعلوم دیوبند کے شعبہ امتحانات کے ریکارڈ کے مطابق ۱۳۶۲ھ میں فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کی والدہ کا نام عطیہ بیگم تھا۔ آپ کی پانچ بہنیں اور ایک چھوٹا بھائی محمد سعید صدیقی ہے۔

3 نومبر 1988ء کو ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کی شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ آپ کا نکاح مولانا مشرف علی تھانوی صاحب کی بیٹی آسیہ سعد سے علامہ اقبال ٹاؤن، دارالعلوم اسلامیہ کامران بلاک کی مسجد میں ہوا۔(۳)

دسمبر 1989ء میں اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کو پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ پھر 13 مہینے کے بعد 1991ء جنوری میں دوسرا بیٹا عطا فرمایا۔ دو بیٹوں کے بعد اللہ تعالیٰ ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کو تین بیٹیوں سے نوازا۔

> ''میری دعا اور خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ زندگی کے آخری لمحے تک مجھ سے دین اور خدمت حدیث کا کام لیتا رہے اور جس کام کی ہمت اور توفیق دے اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔''(4)

والد صاحب کی وفات کے 20 سال بعد والدہ محترمہ چار پانچ ماہ بیمار رہنے کے بعد ۲۲ مئی ۲۰۱۱ء کو دارِ فانی سے رخصت ہوئیں۔

اور یوں 2011ء میں میں اپنے والدین کے سایۂ شفقت سے محروم ہو گیا۔

پیدائش:

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی اپنے کاغذات اور سرکاری ریکارڈ کے مطابق ۱۰ اگست ۱۹۶۱ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں یہ ان دنوں کی بات ہے جب میرے والدین ضلع حیدرآباد میں ایک چھوٹے سے گاؤں ٹنڈو الہ یار میں جو اب شہر بن چکا ہے، رہائش پزیر تھے

''ٹنڈو الہ یار میں والدین رہا کرتے تھے اور میری پیدائش کراچی میں ہوئی۔''(5)

تعلیم وتربیت:

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی جس خاندان کے چشم و چراغ ہیں وہ خاندان علم و دانش کا ایک گہوارہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی حفاظت کی عظیم ذمہ داری عطا فرمائی ہے۔ اس عظیم خانوادے میں مرد

حضرات کی اکثریت تو حفافظ ہوتی ہی تھی۔ خواتین کی بھی کثیر تعداد قرآن کریم کی حافظات ہوتی تھی اور جو خواتین حافظات نہ بھی ہوتی تھیں وہ بچوں کو قرآن کریم پڑھا کر قرآن کریم پر بڑے بڑے حفاظ سے زیادہ عبور حاصل کر لیتی تھیں۔

خاندان کے اس دستور اور گھر کی اس روایت کے مطابق ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے بھی اپنی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن کریم سے کیا۔ آپ بیان فرماتے ہیں:

جب ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کا حفظ قرآن مکمل ہوا تو مولانا ادریس کاندھلوی فرماتے ہیں:

> "بیٹے ہمارا سلسلہ نسب حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ملتا ہے اور اس پورے سلسلہ نسب میں ہر خاندان کے تقریباً تمام مرد حافظ ہوا کرتے تھے۔"(۶)

حفظ قرآن کے بعد میں دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار میں ہی داخل ہو گیا اور دینی تعلیم کا آغاز وہاں سے ہوا اور درسِ نظامی کے پہلے تین درجات کی تعلیم دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار میں ہوئی۔

۱۹۷۵ء مارچ میں امتحان ہوا میٹرک کا امتحان دیا اور ساتھ ساتھ مدرسے کی تعلیم چل رہی تھی۔ ۱۹۷۷ء میں انٹر کا امتحان دیا اور وہاں بھی صورتِ حال یہی تھی کہ میں شام کالج میں پڑھنے کے لیے جایا کرتا اور اس کا نام: Pak Standard College تھا۔ ۱۹۷۷ء میں انٹر کا امتحان پاس کیا اور اتفاق سے جس دن میرا انٹر کا آخری پیپر تھا اسی دن دورہ حدیث کا پہلا دن تھا۔ اس دورۂ حدیث کے پہلے دن میں نے انٹر کا آخری پرچہ دیا اس کے کچھ اسباق میں غیر حاضر رہا۔ اس طرح ۱۹۷۸ء میں دورۂ حدیث سے فراغت ہوئی اور دورۂ حدیث سے فراغت کے بعد اسلامیہ کالج ریلوے روڈ میں بی۔اے میں ایڈمیشن لیا اور وہاں سے میں نے ۱۹۸۰ء میں بی۔اے کیا۔ اور ۱۹۸۴ء میں ایم اے علومِ اسلامیہ کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے دیا۔ ۱۹۹۴ء میں اپنا پی۔ایچ ڈی کا تھیسز مکمل کر کے جمع کیا ۱۹۹۵ میں Viva ہوا تو ڈگری ملی۔ الحمدللہ "(۷) اس زمانہ میں صدیقی صاحب قائدِ اعظم لائبریری میں ریسرچ آفیسر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ۱۹۹۶ء میں قائدِ اعظم لائبریری سے شعبہ علومِ اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی منتقل ہوئے۔ ۲۰۰۹ء

میں یونیورسٹی سائنس ملیشیا سے پوسٹ ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ' پوسٹ ڈاکٹریٹ میں سپروائزر ملائیشین سکالر ڈاکٹر شکری صالح تھے جو کہ اس ادارے کے ڈائریکٹر تھے۔ پوسٹ ڈاکٹریٹ میں میرا عنوان الحمدللہ حدیث کے حوالے سے تھا اور وہ حدیث کے حوالے سے اس طرح سے تھا کہ جس میں علم الجرح والتعدیل کے ارتقاء پر تحقیق کی گئی جس کا نام "Research Methodology in Ilm-Hadith" تھا۔ پھر بعد میں وہ پروجیکٹ دو آرٹیکلز کی صورت میں "القلم" میں شائع ہوا۔"[۸]

یوں حدیث سے میرا تعلق ایک بار پھر ۲۰۰۸ اور ۲۰۰۹ء میں قائم ہوا۔

علمی وادبی مشاغل:

عہدے اور ذمہ داریاں:

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی جامعہ پنجاب سے ریٹائرمنٹ کے بعد مندرجہ ذیل عہدے اور ذمہ داریاں بہت خلوص سے سرانجام دے رہے ہیں۔ استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ، استاذ الحدیث جامعہ دار التقویٰ اور وائس چیئرمین سینٹر فار اسلامک اکنامکس اینڈ فینانس سپیریئر یونیورسٹی لاہور۔

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے اپنی عملی زندگی کا آغاز ۱۹۹۵ء قائد اعظم لائبریری سے بحیثیت ریسرچ آفیسر کیا بعد ازاں جامعہ پنجاب سے منسلک ہوگئے۔ جامعہ پنجاب سے منسلک دورانیہ (۱۹۹۶ تا ۲۰۲۱) میں بطوراستاد بی ایس، ایم۔ اے، ایم فل اور پی۔ ایچ ڈی کی کلاسوں کو فقہ و حدیث کی تدریس اور تحقیقی مقالہ جات کی نگرانی کے ۲۰۱۳ تا ۲۰۲۱ شعبہ اور بعد ازاں ادارہ علوم اسلامیہ کے ڈائرکٹر کے فرائض سرانجام دیئے۔

دیگر مذہبی، معاشرتی اداروں میں ذمہ داریاں:

ورلڈ لیگ آف اسلامک لٹریچر کے ممبر اور سیکرٹری جنرل ہیں پنجاب قرآن بورڈ کے ممبر خطیب جامع مسجد عکس جمیل جامعہ دارالعلوم اسلامیہ کی شوریٰ کے رکن یونیورسٹی آف بہاولپور شعبہ

سیرت کے رکن اس کے ساتھ ساتھ آپ ملک اور بیرونِ ممالک میں ہونے والے مختلف سیمینار اور پروگراموں میں بطور مہمان خصوصی شرکت فرما چکے ہیں۔

بیعت اور اصطلاحی تعلق:

آپ نے جہاں علمی سفر کے لیے بڑے بڑے شیوخ کا چناؤ کیا وہیں آپ نے اپنی قلمی اور روحانی غذا کے حصول کے لیے اپنا ہاتھ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کے ہاتھ میں دیا اور ان سے ادبی روحانی غذا کو حاصل کرتے رہے۔[۹]

تدریسی زندگی:

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے یکم اگست 1985ء کو قائداعظم لائبریری میں بحیثیت ریسرچ آفیسر اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔

30 جون کو میں نے اپلائی کیا اور 25 جولائی کو انٹرویو ہوا پھر یکم اگست 1985ء سے قائداعظم لائبریری کو بحیثیت ریسرچ آفیسر گریڈ 17 میں جوائن کیا۔

اور ریسرچ ملازمت میں آیا جو میری میری پہلی ترجیح تھی اور ملازمت کے لیے جگہ کی تعیناتی میں بھی لاہور میری پہلی ترجیح تھی۔

ایک مہینے کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف مجھے ملازمت دی بلکہ میری دونوں ترجیحات جو دونوں نومہیوں کی یعنی ریسرچ ملازمت اور لاہور میں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔[۱۰]

1985ء سے ۱۹۹۶ء تک آپ قائداعظم لائبریری میں ریسرچ آفیسر رہے۔ ابتدائی طور پر آپ کی تعیناتی 17 گریڈ میں ہوئی اور 1988ء میں آپ کو 17 گریڈ مل گیا۔

1995ء میں پنجاب یونیورسٹی کی Advertise Post ہوئی اور آپ نے اسسٹنٹ پروفیسر علوم اسلامیہ کی حیثیت سے Apply کیا۔

ستمبر 1996ء میں ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے پنجاب یونیورسٹی کو جوائن کیا۔ 2021ء میں میری ریٹائرمنٹ ہوئی۔(11)

2011ء میں غالباً آپ ایسوسی ایٹ پروفیسر ہو گئے پھر کچھ ہی مہینوں بعد اللہ تعالیٰ نے موقع عطا فرمایا تو آپ پروفیسر ہو گئے۔

جنوری 2013ء سے لے کر 2016ء تک ڈاکٹر محمد سعد صدیقی چیئر مین شعبہ علوم اسلامیہ رہے۔ 2016ء سے لے کر 2021ء تک Director of Islamic Studies ڈائریکٹر علومِ اسلامیہ رہے۔

8 سے 10 سال ہو گئے ہیں جامعہ اشرفیہ میں مسلسل حدیث پڑھاتے ہوئے۔

''کل شئی یرجع الی اصلہٖ''

ہر چیز اپنے اصل کی جانب لوٹتی ہے۔

مدرسہ دارالتقوی جس کے مہتمم (منتظم، نگران) مولانا اویس صاحب جو کہ ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کے دوست اور ہم سبق تھے انہوں نے پیشکش کی کہ آئندہ شوال المکرم میں بخاری شریف پڑھانے کا اعزاز دیں گے چونکہ مدارس میں تعلیمی سال کا آغاز شوال المکرم سے ہوتا ہے۔

ریڈیائی خدمات:

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کے والد محترم محمد مالک کاندھلوی ریڈیو پاکستان سے کافی عرصہ تک منسلک رہے۔ ۱۹۸۸ء میں ان کے انتقال کے بعد ۱۹۹۰ء سے ذمہ داری ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے سنبھالی۔ ریڈیو پر ''قرآن حکیم اور ہماری زندگی'' کے نام ہے۔ ایک پیغام آیا ہے۔ اس میں قرآن کریم کا درس ہوتا ہے۔ اور جتنے بھی مکررین ہیں۔ ان کو ایک ہفتہ ملتا ہے۔ اور آیات بتادی جاتی ہیں کہ ان آیات پر درسِ قرآن ہو گا۔

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کا دینِ اسلام کی اشاعت کی یہ کوشش، کاوش آج بھی جاری ہے۔ آپ بہت لگن اور محبت سے ریڈیو نشریات میں اپنی ریکارڈنگ کرواتے ہیں۔

آپ کا میڈیا پر پہلا تجربہ ریڈیو پاکستان لاہور کا ہے۔ اس میں ریڈیو پاکستان لاہور کے نیشنل Hok Up (ہک اَپ) کے پروگرامز بھی ہیں۔

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کو ریڈیو پاکستان میں اپنی خدمات دیتے ہوئے ۳۵ سے ۴۰ سال ہو گئے ہیں اور تاحال یہ سلسلہ جاری ہے۔

علوم الحدیث میں منہج تحقیق

علم حدیث پر مقالات:

آپ کی علم حدیث میں خدمات پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ جس میں تیسرے باب کی پہلی فصل علم حدیث سے متعلق آپ کے مقالات جائزہ لیا گیا ہے جو آپ نے مستند و مدلل انداز میں لکھے ہیں۔ آپ نے متعدد مقالات لکھے ہیں۔ جن میں حدیث سے متعلق لکھے گئے مقالات کو بیان کیا جاتا ہے۔ حدیث سے متعلق آپ کے مقالات مندرجہ ذیل ہیں:

i. حجیت حدیث

ii. حنفی اصول الحدیث

iii. Criticism of Narrators of hadith Development of Narrators

iv. Garrison of the Science of Hadith formation and Development of Standards

ان تمام مقالات کو نہایت مستند مدلل انداز میں پیش کرنے کی سعی کی ہے جو کہ قرآن و حدیث سے دلائل دیئے آپ کے یہ مقالات پر مغز اور مدلل ہیں جنہیں نہایت احسن انداز سے خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آپ نے مقالات میں ایسے الفاظ کا چناؤ کیا ہے جو کہ عام فہم ہیں جو ہر عام انسان کی سمجھ میں آجائے۔

حجیت حدیث

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے علم حدیث کے میدان میں ایک اور پر مغز اور مستند و مدلل مقالہ تحریر کیا جس کا عنوان حجیت حدیث ہے۔ جو سہ ماہی "منہاج" لاہور کی تیسری جلد کے تیسرے شمارے میں ۱۴۰۵ھ شوال المکرم، جولائی ۱۹۸۵ء، میں شائع ہوا جو کہ ۵۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ صفحہ نمبر ۱۴۹ سے ۲۰۴ تک ہے جس میں ڈاکٹر محمد سعد صدیقی حدیث کے معنی و مفہوم کو دلائل سے بیان کرتے ہوئے منکرین حدیث کے شبہات و اعتراض کو قرآنِ وسنت سے دلائل دے کر رد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ حجیت حدیث پر قرآن و حدیث سے دلائل دیتے ہیں آپ کا یہ مقالہ اہمیت کا حامل ہے آپ نے ہر بات کو نہایت مستند و مدلل ماخذ کو بنیاد بناتے ہوئے بیان فرمایا ہے۔

حجیت حدیث پر قرآن سے دلائل

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے اپنے مقالہ کو مزید پر کشش اور مدلل بنانے کے لیے حجیت حدیث کو دلائل قرآنی سے پیش کیا ہے۔

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں اللہ پر ایمان کے حکم کے ساتھ پیارے نبی ﷺ پر ایمان کا حکم ہی دیا ہے:

"فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ"(۱۲)

(ایمان لاؤ اللہ پر اس کے رسولوں پر اگر تم ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا تو تمہارے لیے بدلہ ہے۔)

"قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ"(۱۳)

(تمہارے پاس آیا اللہ کا رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی جانب سے پس تم اس پر ایمان لاؤ یہ تمہارے حق میں بہتر ہو گا۔)

اس کے علاوہ آپ نے قرآن کریم کی مختلف سورتوں سے حوالے ماخوذ کر کے اس بات کو یقینی

بنایا ہے کہ حجیت حدیث قرآن کریم سے بھی ثابت ہے۔

Criticism of narrators of Hadith, Development of Narrators

Dr Muhammad Saad Saddiqui has written another contemporary and brilliant dissertation in the field of Hadith which was published in HEC, Volume 2 of Al-Qalam no 2 in which Dr Muhammad Saad Saddiqui has carefully studied and examined era which is related to Holy Prophet (PBUH) in the light of basic principles. The words and deeds of your campaign's have been criticized in various ways.after the death of Rasool e Akram, the process of narrating Hadith, were compiled by Hadith expert's.

حدیث کے راویوں پر تنقید، راویوں کی ترقی

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے حدیث کے میدان میں ایک اور عصری اور شاندار مقالہ لکھا ہے جو کہ HEC سے شائع ہوا، القلم نمبر 2 کی جلد 2 جس میں ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے اس دور کا بغور مطالعہ اور جائزہ لیا ہے جس کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ بنیادی اصولوں کی روشنی میں۔ آپ کی اصحاب کے قول و فعل کو مختلف طریقوں سے تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے وصال کے بعد حدیث بیان کرنے کا عمل ماہرین حدیث نے مرتب کیا۔

Dr Muhammad Saad Saddiqui in his dessertation based this important assessment on the research methodology in the development of Hadith in the first four centuries AH. From this article of Muhammad Saad Saddiqui we will be able to know the authenticity of the saying of Holy

Prophet (PBUH) and the Hadith to the generation to corn. The sunnah's of the Holy Prophet are the basics source's of development of Islamic civilization

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے اپنے مقالے میں پہلی چار صدی ہجری میں حدیث کی ترقی میں تحقیق کے طریقہ کار پر اس اہم تشخیص کی بنیاد رکھی ہے۔ محمد سعد صدیقی کے اس مضمون سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور حدیث کی صداقت کو نسل در نسل جان سکیں گے۔ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اسلامی تہذیب کی ترقی کا بنیادی ذریعہ ہیں۔

Dr Muhammad Saad Saddiqui defines that the discussion is presented the development of "ilm Al jarh wa Al tadil"

It's commencement in the era of the Holy Prophet (PBUH) and in the time of four rightly guided Caliphs (R.A) precise commencement came into being in second century Hijra with new methodology called chronology. Besides this methodology the traditions traveled thousands mile journey to get Hadith and to achieve information about the transmitters of Hadith in the result of compilations of books.Different terminologies and standards were maintained and the narrator's of Hadith were accepted or rejected with different ranks according to their reliability or unreliability respectively.These standards developed a unique research methodology in "ilm Hadith"

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے "علم الجرۃ والتعدیل" کی ترقی کو پیش کیا ہے۔

اس کا آغاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہوا اور چار صحیح رہنما خلفاء راشدین رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دوسری صدی ہجری میں ایک نئے طریقہ کار کے ساتھ آغاز ہوا جسے کرانولوجی کہتے ہیں۔اس طریقۂ کار کے علاوہ احادیث نے حدیث حاصل کرنے اور کتابوں کی تالیف کے نتیجے میں حدیث کی ترسیل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے ہزاروں میل کا سفر طے کیا۔ مختلف اصطلاحات اور معیارات کو برقرار رکھا گیا اور حدیث کے راویوں کو بالترتیب ان کی معتبریت یا غیر معتبریت کے مطابق مختلف درجات کے ساتھ قبول یا رد کیا گیا۔ان معیارات نے "علم حدیث" میں تحقیق کا ایک منفرد طریقہ کار وضع کیا۔

علم حدیث پر کتب:

اللہ تعالیٰ نے برصغیر پاک وہند کو یہ شرف و سعادت عطا فرمائی ہے، کہ اس ایریا (علاقہ) کی شخصیات نے دین اسلام کے مختلف علوم و معارف، تصنیفات اور درس و خطبات کے ذریعے سے خدمات کا ایسا نمایاں باب رقم کیا جو علوم اسلامیہ کے ارتقاء کی تاریخ میں مقامِ اعلیٰ حاصل ہے۔

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کا شمار برصغیر پاک وہند کے انہی علماء و ادباء میں ہوتا ہے، جو بیک وقت محدث بھی ہیں اور مفسر بھی، سیرۃ نگار بھی ہیں۔ اور عقائد و کلام کے ماہر بھی ہیں آپ نے سنت و حدیث اور دیگر علوم سے متعلق کتب تحریر کی ہیں۔

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے علم حدیث سے متعلق پر مغز، مدلل اور مستند کتابیں لکھی ہیں، جن کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔ قائد اعظم لائبریری جو کہ ۱۱ سالہ مدت تھی، اس دوران میرا کام چونکہ ریسرچ کا تھا۔ اور ریسرچ کے حوالے سے میں نے ''علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت'' کے نام سے ایک کتاب لکھی۔اس کے علاوہ ''مسلمان مؤرخین کا اسلوب تحقیق'' کے نام سے مجموعہ مقالات جو باقاعدہ کتابی صورت میں شائع ہوا۔ جس زمانے میں ''علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت'' کی تصنیف و تالیف میں مصروف تھا تو میری نظر سے ایک کتاب گزری، ڈاکٹر محمد الطحان کی تیسیر مصطلح الحدیث

مجھے وہ کتاب بہت پسند آئی۔ میں نے اس کا ترجمہ کیا اور وہ اصطلاحات حدیث کے نام سے قائد اعظم لائبریری سے شائع ہوا۔ ڈاکٹر محمود الطحان کی کتاب تیسر مصطلح الحدیث کا اردو ترجمہ بہت سے لوگوں نے کیا ہے اور متعدد لوگوں کا ترجمہ چھپا بھی ہے۔ لیکن ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کا ترجمہ سب سے پہلے چھپا، آپ ترجمے سے پہلے کوئی ترجمہ نہیں چھپا تھا۔

آپ فرماتے ہیں:

> "اس ترجمے کی طباعت اور Painting کے حوالے سے بڑا عجیب وغریب لطیفہ بھی ہوا کہ جب یہ ترجمہ چھپ کر آگیا تو غالباً چار، پانچ مہینے کے بعد مجھے قائد اعظم لائبریری کے ہی ایک ساتھی نے بتایا کہ آپ نے جس کتاب کا ترجمہ کیا ہے اس کا ایک اور ترجمہ ادارۃ المعارف منصورہ سے چھپا ہے۔"(۱۴)

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے علم حدیث پر مندرجہ ذیل کتب تحریر کیں:

۱۔ مطالعہ حدیث (کوڈ نمبر ۹۷۲)

۲۔ علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت

آپ حدیث کی مشہور کتاب تیسر مصطلح الحدیث از ڈاکٹر محمود الطحان کے مترجم بھی ہیں جو کہ اصطلاحات حدیث کے نام سے مشہور ہے۔

اس کے علاوہ آپ نے استاد المحدثین مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی کتاب حجیت حدیث کی تدوین وفہارس، حدیث کے میدان میں فی الوقت آپ کے نمایاں کارنامے ہیں جو وقتاً فوقتاً کتابی شکل میں شائع ہو رہے ہیں۔

اصطلاحات حدیث:

کتاب کا نام: تیسیر مصطلح الحدیث

مؤلف: الدکتور محمود الطحان

مترجم: ڈاکٹر محمد سعد صدیقی

ناشر: شعبہ تحقیق قائداعظم لائبریری، باغ جناح، لاہور، ۱۹۸۹ء
مطبع: تعمیر پرنٹنگ پریس ۱۹۔ فیروزپور روڈ، لاہور

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے علم حدیث سے متعلق کتب تحری کیں ہیں۔ محمود الطحان کی کتاب تیسیر مصطلح الحدیث عربی زبان میں حدیث کی مایہ ناز کتب میں سے ایک ہے جس کو دیگر زبانوں میں ترجمے کی ضرورت تھی۔ اور یہ ضرورت محمد سعد صدیقی نے نہایت ہی احسن طریقے سے پوری کی ہے۔ کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے آپ نے نہایت محنت سے کام کیا ہے۔ جو کہ اساتذہ، طلباء اور طالبات کے لئے مؤثر ثابت ہو گا۔ تیسیر مصطلح الحدیث کا دیگر مصنفین نے بھی ترجمہ کیا ہے۔ لیکن ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کا ترجمہ سادہ اور بامحاورہ ہے جس سے قاری کو پڑھنے میں آسانی ہو گی۔ اصطلاحات حدیث کے آغاز میں حرف آغاز کے نام سے قائداعظم لائبریری کے مدیرِ عام (ڈائرکٹر جنرل ائیر کموڈور (ر) انعام الحق صاحب کتاب کے بارے میں رائے کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

انعام الحق کی رائے:

"علوم الحدیث کا ایک اہم پہلو اور ضمنی موضوع مصطلحات حدیث ہیں یہ اصطلاحاتِ حدیث خود اس بات کی دلیل ہے کہ خبر اور راویوں پر جرح وتعدیل کے ضمن میں تنقید و تحقیق کا کتنا بڑا معیار محدثین کے پیش نظر رہا ہے۔ اصطلاحات حدیث پر گزشتہ ایک سال سے سینکڑوں کتابیں لکھی گئیں جن میں سے بہت سی کتابیں ابھی تک غیر مطبوع مخطوطات کی صورت میں دنیا میں مختلف کتب خانوں کی زینت ہیں۔ اصطلاحات حدیث پر شائع ہونے والی کتب میں ایک جدید اضافہ پروفیسر ڈاکٹر محمد الطحان کی کتاب تیسیر مصطلح الحدیث ہے۔ اس کتاب کے فاضل مصنف مدت العمر سعودی درسگاہوں میں علم حدیث کے استاد رہے ہیں۔ ان کی یہ تصنیف تفہیم علمِ حدیث کا ایک معتبر ذریعہ بن گئی ہے۔ جسے قائداعظم لائبریری کے شعبہ تحقیق کے فاضل رکن محمد سعد صدیقی

صاحب نے اردو زبان کا جامہ پہنایا ہے۔ کتاب کے عربی متن میں جن مراجع و مصادر سے استفادہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ فاضل مترجم نے ان سے تقابل کر کے ان کی توثیق کر دی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس علمی ترجمے کی اشاعت سے قارئین میں علم حدیث کا ذوق پیدا ہو گا۔ یہ ترجمہ علم حدیث کے اساتذہ، طلبہ اور عام قارئین کے لئے نفع بخش ہو گا۔ قائد اعظم لائبریری کی جانب سے شائع ہونے والی اس علمی کتاب کے ترجمے پر میں فاضل مترجم کی محنت کو داد دینا ہو گی۔[۱۵]

پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

حدیث نبوی سے پیدا ہونے والے علوم میں سے اہم ترین علم اصول روایت و درایت کا علم ہے۔ قرآن کریم نے اہل ایمان کو ہر خبر اور واقعہ کے بارے میں چھان بین کا حکم دیا ہے۔

''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ''[۱۶]

ضرورت تھی کہ یہ مفید کتاب عربی کے علاوہ دیگر اسلامی زبانوں میں بھی ترجمہ ہو کر نفع عام کا وسیلہ بنے۔ اردو زبان جاننے والوں کی یہ ضرورت عزیز محترم محمد سعد صدیقی صاحب نے پوری کر دی۔

میں نے صدیقی صاحب کے اردو ترجمہ کو سرسری نظر سے دیکھا اور مجھے یقین ہے کہ جس خوبصورت عام فہم انداز میں انہوں نے مصنف کی اصل کاوش کو اردو میں پیش کیا ہے۔ ترجمہ میں ایسا اسلوب اختیار کیا گیا ہے کہ اس پر اصل تصنیف کا گمان ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اصل کتاب کے حوالوں کی براہ راست مراجعت کر کے توثیق کر دی ہے۔ اس ترجمہ کو محض ترجمہ کی بجائے ایک تحقیقی ترجمہ کی حیثیت حاصل ہے۔[۱۷]

اصول و مصطلحات حدیث پر مذکورہ تمام کتب عربی میں ہیں۔ اردو میں اس کے متعلق ذخیرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس سلسلہ میں اس ضرورت کو شدت سے محسوس کیا جا رہا تھا۔ چنانچہ اس ضرورت

کے تحت ڈاکٹر الطحان کی کتاب کا انتخاب کیا گیا۔ جو مختصر ہونے کے ساتھ جامع بھی ہے اور آسان اسلوب اور پیرایہ میں مثالوں کے ساتھ بات کو واضح کیا گیا ہے۔ جو حدیث کی بنیادی اور اساسی اصطلاحات کی تفہیم میں مددگار ثابت ہو گا۔

اس ترجمہ میں جن امور کا لحاظ کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:

- ترجمہ تحت اللفظ کرنے کی بجائے محاورتی انداز و اسلوب میں کیا گیا ہے۔ جس سے مفہوم واضح اور ذہن نشین ہو جائے۔
- کتاب میں اصطلاحات کی تفصیلات کے ضمن میں جن کتب کا ذکر ہے۔ ان میں سے جس قدر بھی دستیاب ہو سکیں، حاشیہ میں ان کا مختصر تعارف بھی دے دیا گیا ہے۔
- فاضل مؤلف نے جن کتب سے مراجعت کی ہے اور حوالہ جات نقل کئے ہیں۔ ان کی براہ راست مراجعت کر کے حوالہ دیا گیا ہے۔
- فاضل مؤلف نے از روائے مثال جو احادیث دی ہیں ان کی تخریج کر دی گئی ہے۔ اور حواشی میں ان کا مکمل حوالہ دے دیا گیا ہے۔
- الفاظِ حدیث کے نقل کرنے میں فاضل مؤلف سے بعض مقامات پر کچھ تسامح ہوا ہے اسے حواشی میں واضح کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے اصطلاحات حدیث کے اواخر میں صفحہ نمبر ۲۴۴ سے ۲۴۵ میں (Transliteration Table) مفتاح التلفظ بنایا ہے۔ جس میں سنگل، ڈبل اور لانگ (Long) الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔

اس کے بعد آپ نے صفحہ ۲۴۶ سے ۲۵۶ تک فرہنگ و فہرست اصطلاحات بنائی ہے جس میں علم حدیث کی ان کی اصطلاحات کو الف بائی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ جس پر کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ فہرست کو چار کالموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلے کالم میں اصطلاح دی گئی ہے۔

دوسرے کالم میں اس کا تلفظ

تیسرے کالم میں اس کا انگریزی ترجمہ یا مفہوم دیا اور آخری کالم میں ان صفحات کے نمبر دیئے گئے ہیں۔

صفحات میں جس صفحہ پر اس اصطلاح کی تعریف و توضیح ہے، اس صفحہ نمبر کو خط کشیدہ کر دیا گیا ہے۔(۱۸) کتاب کے آخری دو صفحات ۲۵۷ سے ۲۶۰ میں آپ نے ماخذ و مصادر کی جامع فہرست بھی دی ہے، ان فہارس نے استر جمہ کو محض ترجمہ کے بجائے ایک تحقیقی کاوش بنا دیا ہے۔

علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی:

صفحات 432

ناشر شعبہ تحقیق قائداعظم لائبریری

کتاب کے بارہ میں مولانا محمد مالک کاندھلوی لکھتے ہیں:

مجھے اس بات سے بے حد خوشی ہوئی کہ ہر باب میں گرانقدر نقول مستند حوالوں سے جمع کر کے ان نقول و حوالوں سے مستنبط ہونے والے نتائج و حقائق پر بھی کلام کیا ہے۔ اور حدیث کی حجیت و تدوین اور برصغیر میں علماء اسلام نے جو خدمات انجام دیں تاریخی نوعیت سے اس کو بھی دلائل و حقائق کے ساتھ مرتب کیا ہے۔

موصوف سلمہٗ نے بڑی ہی کاوش سے اس موضوع پر مرتب کردہ کتابوں کے گرانقدر ذخیرہ سے وہ تحقیقی مواد جمع کیا جو ان شاءاللہ آئندہ نسلوں کے لئے علم حدیث کی خدمت کے تعارف میں روشنی کا ایک بلند معیار ثابت ہو گا۔

میں ان ابواب کے مطالعہ سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں یہ کتاب اپنی جامعیت اور افادیت میں بہت امتیازی مقام رکھتی ہے۔[19]

مولانا سید محمد حسین ہاشمی:

مولانا محمد سعد صدیقی (اللہ ان کی عمر دراز کرے اور اپنی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کی انہیں توفیق سے) کی تالف "علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت کے مسودے کو جستہ جستہ دیکھنے کا شرف حاصل ہوا اور میں اس امر کو اپنے لئے باعث سعادت تصور کرتا ہوں۔ اگرچہ کتاب کا موضوع پاکستان میں علم حدیث کی خدمت سے متعلق ہے جس پر گفتگو پانچویں باب سے شروع کی گئی ہے تاہم ابتدائی چار ابواب میں حدیث سے متعلق مباحث، حجیتِ حدیث اور تاریخ حدیث، فنی مباحث اور مختلف ادوار میں متحدہ ہندوستان کے علماء کی خدمات کے تذکرے نے کتاب کی اہمیت کو دوچند کر دیا ہے۔ بالخصوص حجیت حدیث پر فاضل مؤلف نے جو دلائل دیئے ہیں، انہیں مسکت کہا جا سکتا ہے۔ نیز ضمناً حدیث کی اقسام اور مصطلحات کے تذکرے نے کتاب کو نہ صرف عام قارئین کے لئے بلکہ اہل علم کے لئے بھی نہایت مفید اور معلوماتی بنا دیا ہے۔ مسودے کے مطالعے کے بعد کامل طمانیتِ قلب سے بحمد اللہ یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ کتاب میں جدید ریسرچ کے تقاضوں کو کافی حد تک ملحوظ رکھا گیا ہے جس کے باعث کتاب مفید ہونے کے ساتھ ساتھ حوالے کی کتاب بھی بن گئی ہے۔ عام طور پر ایسا کم ہوتا ہے ایک ایسا نوجوان سے جس نے حال ہی میں قلم سنبھالا ہے۔ اور تصنیف و تالیف کے میدان میں قدم رکھا ہے اس بات کی کم توقع کی جاتی ہے۔ میں اس کے سوا اور کیا کہہ سکتا ہوں کہ

"ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ"[20]

مجھے اس کتاب سے جدید عہد کی خوشبو مل رہی ہے۔

مولانا مفتی محمد حسین نعیمی:

علم حدیث بڑا وسیع علم ہے اس کے ہر پہلو یہ بڑی تحقیقات ہوئی ہیں اور اس کی متعدد حیات ہر فقہائے اسلام نے بڑی وسیع کوشش کی ہیں۔ اسی سلسلہ میں مولانا العزیز محمد سعد صدیقی صاحب نے بڑی محنت اور انتہائی گہرے مطالعے کے ساتھ احادیث مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل یہ کتاب تالیف کی ہے۔ اس میں نہایت مفید اور گرانقدر معلومات درج ہیں۔ ان کی یہ کاوش قابلِ قدر اور لائقِ تحسین ہے۔ احادیثِ رسول ﷺ کی واقفیت رکھنے والے افراد کے لئے یہ کتاب معلومات کا ایک گرانقدر ذخیرہ ہے۔(۲۱)

علم حدیث میں علماء برصغیر کا کردار:

محدثین امت نے ان لوگوں کا بھرپور مقابلہ کیا اور علم حدیث کی تاریخ، تدوین، عظمت و فضیلت اوراس کا علمی و تاریخی مقام وضاحت و تفصیلاور علمی و تحقیقی دلائل کے ساتھ امت کے سامنے رکھ دیا علم حدیث کی ان خدمات میں اہل برصغیر کا یاک حظِ واافر ہے۔ بلکہ اگر یہ کہہ دیا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ حجاز و بغداد کے بعد علمی میدان میں دین کی جو خدمت برصغیر میں ہوئی۔ دنیا کے کسی خطہ میں شاید ہی ہوئی ہیں۔ اور اس خدمت میں قطعہ پاکستان کا یک عظیم حصہ ہے۔

برصغیر میں علم حدیث کی خدمات پر اب تک بہت سی کتب شائع وچکی ہیں لیکن پاکستانی محدثین کے نقطہ نظر سے کتب کی اشاعت نہیں ہوئی۔ اس لئے خیال پیدا ہوا کہ پاکستان کے حوالہ سے جو خدمات، حدیث صفحہ ہستی پر نظر آتی ہیں، ان کا تعارف و جائزہ پیش کر دیا جائے، مجھے اپنی علمی بے ضاعتی، فہم و صلاحیت کی کمی، اور اسکے مقابلہ می موضوع کی عظمت و وسعت کا پورا پورا اندازہ ہے۔ لہذا جو کچھ کاوش کی گئی وہ منزل نہیں نشان منزل ہے۔(۲۲)

شاہ ولی اللہ اور علم حدیث:

برصغیر میں علم حدیث کی خدمات کا ایک دور شاہ ولی اللہ سے قبل کا ہے۔ یہ دور اگرچہ متعدد صدیوں پر مشتمل ہے اور علم حدیث کچھ خدمات اور علم حدیث کی خدمات کے حوالے سے برصغیر کا حظ وافر بھی رہا لیکن ایک سلسلہ سند جو علم حدیث میں اہم، بنیادی اساسی حثیت رکھتا ہے، موجود نہ تھا، شاہ ولی اللہ کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ انہوں نے علم حدیث کی خدمات کا سلسلہ سند اور ایک نظم وضبط قائم کیا۔ اور اس وقت پاکستان کے تمام محدثین کا سلسلہ سند برصغیر میں شاہ ولی اللہ پر منتہی ہوتا ہے۔ معدود سے چند افراد اس سے مستثنیٰ ہوں گے ان افراد میں کثرت سے ایسے افراد ہیں جو علم حدیث میں کسی سلسلہ سند آئمہ صحاح ستہ اور امام مالکؒ کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ تک پہنچی ہے۔

امام بخاری امام ابو داؤد تک ۱۳ وسائط، امام نسائی تک ۱۴ وسائط، امام مسلم تک ۱۵ وسائط اور ترمذی اور ابن ماجہ تک ۱۶ وسائط اور امام مالک تک ۱۸ وسائط سے شاہ ولی اللہ کی سند تک پہنچتی ہے۔[۲۳]

اس لحاظ سے شاہ ولی اللہ کی سب سے مختصر سند امام ابخاری کی سند ہے جو ۱۸ وسائط سے نبی اکرم ﷺ تک پہنچتی ہے، اسی طرح امام ابو داؤ اور مام مالک کی سند ۱۹ واسطوں امام مسلم کی ۲۰ واسطوں امام ابن ماجہ کی ۲۱، امام ترمذی کی ۲ سندوں سے حضور تک پہنچتی ہے۔

آئمہ اسماء الرجال و محدثین کے نزدیک افضل ترین سند کم سے کم وسائط والی ہوت ہے جبکہ صوفیاء وعارفین کے نزدیک سند جس قدر محدثین کا اضافہ ہوتا جاتا ہے، سند اس قدر فضیلت ومنقبت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

اس لحاظ سے اب پاکستان میں جس کے پاس شاہ ولی اللہ تک سند محفوظ اور اس کے وسائط منضبط ہوں تو وہ اپنی سند میں نبی کریم ﷺ تک وسائط کو شمار کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی اور علم حدیث:

انسان مقصود کائنات ہے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا گیا۔ انسان کو بلند ترین مقام

حاصل ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے بے شمار علمی اور عملی صفات سے نوازا ہے۔ امت مسلمہ کی تاریخ مجددین و محدثین اور علماء و مصلحین سے بھرپور ہے، عصر حاضر کے بلند پایہ علماء میں ایک نام ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کا ہے جن کی زندگی تعلیم و تعلم اور بہت سے اداروں کی سربراہی کے لئے معمور ہے اور آپ متعدد اداروں سے منسلک ہیں۔

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کا تعلق برصغیر پاک و ہند کے بڑے علمی خاندان سے ہے جس کی حدیث و تفسیر میں علمی خدمات کا ایک بہت بڑا امیدان ہے۔ ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کی شخصیت کے مختلف پہلو ہمیں نظر آتے ہیں کبھی آپ محدث کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں تو کبھی ان کا تفسیری ادب ان کی علمی زندگی کا جوہر محسوس ہونے لگتا ہے

''اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا''(۲۴)

اللہ سے ڈرنے والے علماء ہی ہیں

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی علوم اسلامیہ کے جدید قدیم پہلوؤں پر گہری نظر رکھنے والے باعمل عالم ہیں۔

باب اوّل: حدیث کا مفہوم:

باب اوّل میں حدیث کا لغوی معنی و مفہوم حدیث کی اصطلاحی مفہوم حدیث کے مترادفات اور وحی کی تعریف و اقسام بیان کی گئی ہیں اس باب میں حدیث کا لغوی مفہوم کے فن میں علماء حدیث، علمائے لغت اور فقہ بھی تعریف حدیث کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر محمود طحان کی بیان کردہ تعریف:

"اصطلاحاً ما اضیف الی النبی ﷺ من قول اوفعل اور تقریر اوصفة"(۲۵)

حدیث کا لغوی معنی ہے وہ چیز جو نبی کریم ﷺ سے منسوب کی جائیے۔

اساس کے بعد حدیث کے مترادفات پر بحث کی گئی ہے جس میں الاثر، الخبر، االسیر کو شامل کیا گیاہے۔[۲۶]

اس کے بعد وحی کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کرتے ہیں کہ

علامہ ابن منظور بیان کرتے ہیں:

"الوحی الاشارۃ، والکتاب، والرسالۃ والھام ولاکلام الخفی"[۲۷]

وحی اشارہ، کتابت،، پیغام، الہامی خفیہ گفتگو کو کہتے ہیں۔

بنیادی طور پر وحی کی دو طرح سے تقسیم کرتے ہیں کہ وحی متو اور غیر متلو

باب دوم حجیت حدیث:

باب دوم: حجیت حدیث پر مشتمل ہے جس میں منکرین حدیث کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کے جوابات کے علاوہ حدیث کی حجیت پر و قرآنی، حدیثی اور عقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں۔

مثالیں ملاحظہ ہوں:

اس باب کے آغاز میں ایک وسیع مقدمہ قائم کرتے ہیں جس میں دو طرح کے طبقات کا ذکر بڑی شرح و بسط سے کرتے ہیں کہ رساالت و نبوت کا دروازہ بند ہونے کے بعد کس قسم کے فتن طبق در طبق سامنے آئے اس وقت کے محدثین نے کس طرح اس سے نمٹا اسی اثنا میں آپ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتہائی ہی احسن انداز میں کی، جس پر خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلامی ریاست کی عمارت کو بلند کیا مگر خلیفہ ثالث کے آتے ہی چونکہ ان کے مزاج کے موافق ماحول نہ تھا کے باعث بے شمار فتنوں نے جنم لیا اور تاریخ بھری پڑی ہے ایسی مثالوں سے اسی طرح آگے چلتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک بڑا فتنہ دہریوں کا تھا کہ جن سے امام صاحب نے جہاد بالعلم کیا۔ بعض سرے سے خدا کے منکرین کے خلاف علمی جہاد کے ذریعے علم بلند کیا۔

دینِ اسلام کے خلاف ان سازشوں اور فتنوں کا ایک باب انکار حدیث کی صورت میں برصغیر میں کھلا یہ فتنہ پہلے طبقہ نے اٹھایا کہ جو انگریز سے متاثر و مرعوب تھا اسی طبقہ نے ابتداءً نبی کریم ﷺ کی رسالت و نبوت کی عظمت کم کرنے کے لئے آپ ﷺ کے بارے میں جو آراء اختیار کیں۔ ان کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ بھی بالکل عام انسانوں کی طرح ایک انسان تھے آپ ﷺ کے معجزات کو سائنسی انداز میں پیش کر کے ان کو عام معمول کی زندگی سے ہم آہنگ بنانے کی کوشش کی گئی اور یہی فتنہ جب پروان چڑھا تو اس نے انکار حدیث کی صورت اختیار کر لی۔

ایمان باللہ اور ایمان بالرسل کا حکم:

اللہ تعالی نے قرآنِ مجید میں جابجا ایمان باللہ کا حکم کے ساتھ ایمان بالرسول ﷺ کا بھی حکم دیا ہے آیات سے یہ بات واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ ایمان باللہ کی تکمیل ایمان بالرسول ﷺ سے ہوتی ہے۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ آمِنُواْ بِاللّهِ وَرَسُولِهِ "[۲۸]

اے ایمان والو! تم اللہ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر

حدیث سے دلیل: اطاعت رسول اللہ ﷺ دراصل اطاعت الٰہی ہے:

ابو ہریرہؓ کی روایت مرفوعاً امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

"ان رسول اللہ ﷺ قال من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ"[۲۹]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اللہ میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

باب سوم:

اس باب میں اقسام حدیث پر بڑی شرح وبسط اور مستند حوالہ کے ساتھ بحث کی گئی ہے بنیادی طور پر اس باب کو بھی دو اقسام حدیث میں منقسم کیا گیا ہے۔

باب چہارم: تاریخ تدوین حدیث:

مذکورہ باب میں حدیث ی جمع تدوین اور کتابت پر بحث کی گئی ہے بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔یہ باب ۲۷ صفحات پر مشتمل ہے۔نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے زمانہ حیات میں ہی دو طرق رائج تھے جو کہ حدیث کی تدوین کا کام فسرانجام دے رہے تھے۔

۱۔اصحاب صفہ

۲۔قوت حافظہ

صحابہ کرام کے تالیف کردہ مجموعہ ہائے احادیث

تابعین کے مرتب کردہ مجموعہ ہائے حدیث

باب پنجم: علم حدیث برصغیر میں:

باب پنجم انتہائی وسیع اوراپنی نوعیت کا نہایت اہم اور جامع باب ہے یہ باب ۱۶۸ صفحات پر مشتمل ہے، جس کا طریقہ تالیف اور اسلوب یہ ہے کہ اس میں اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ پاکستان میں ہونے والی خدمات تفصیل کے ساتھ اور باقی اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔اس باب کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔

باب ششم پاکستان میں علم حدیث:

یہ باب ۷۷ صفحات پر مشتمل ہے اس کا اسلوب یہ ہے کہ شخصیت کا ذکر کرتے ہیں اور اس کے متعلق مندرجہ ذیل اجزاء پر مشتمل معلومات درج کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخصیت کا خاکہ درج ہے

سوانح ایک نظر میں:

ایک شخصیت کا پورا خاکہ:

مکمل نام: محمد اسرائیلی بن عبد الستار

تاریخ و مقام پیدائش: گڑھی حبیب اللہ خان ہزارہ

ابتدائی تعلیم: وطن مالوف

اعلی تعلیم

ممتاز اساتذہ: مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی

تدریسی زندگی: سکندر پور، ہری پور ہزارہ

ممتاز تلامذہ: ہزارہ کے مقتدر علماء

مختلف علوم میں تصانیف، تحفۃ الباقی شرح الفیہ عراقی (مطبوعہ دہلی ۱۳۰۰ھ) شرح الشرح نخبۃ الفکر (فارسی) مطبوعہ لاہور)

تاریخ و مقامِ وفات: گڑھی حبیب اللہ خان (۱۳۰۸ھ کے بعد)

کتاب کے مصادر و مراجع انتہائی عمق نظر سے لگائے گئے ہیں حوالہ جات کی تخریج کی گئی ہے انتہائی احسن اور تحقیق پر بھی کام ہے بنیادی اور ثانوی دونوں طرح کے مصادر سے استفادہ کیا گیا جہاں ممکن تھا بنیادی ماخذ کو بر لانا بنیادی کو ترجیح دی گئی ہے اور یہاں مصنف نے ثانوی مآخذ کو بہتر سمجھا ثانوی مآخذ سے بات کو حجت بنایا۔

ذیل میں مصادر و مراجع کی فہرست دی جاتی ہے کہ جن سے مصنف نے استفادہ کیا۔

تبصرہ کتب:

۱۔ مصنف نے انتہائی محنت کی اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کیا جا سکتا پ جو بھی اس ۴۳۰ صفحات پر مستمل کتاب کو نظر سے گزار لیتا ہے وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ علما اصول حدیث اور حدیث اور جو اس سے بھی بڑھ کر وہ شخصیات جن کے تحصیل ہپ کام آگے بڑھا ان کا تعارف بھی حاصل ہو تا ہے۔

۲۔ خاص طور ہر علمائے بر صغیر کے جن کے ذریعے علم حدیث کا کام امت تک عملاً ذکر قابل ستائش ہے۔ مصنف کا گہرا انداز تحقیق اور عمقِ نظری ہے۔

۳۔ اسی طرح سے اس وَ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جس طرح پاکستان کو بطور خاص سامنے رکھتے ہیں ہوئے ایسی شخصیات کا ذکر کیا کر لیا کہ جنہوں نے دن رات کی محنت شاقہ کے ذریعے علم حدیث سے لوگوں کے قلوب و اذہان کو منور کیا۔

۴۔ اس کتاب کا اسلوب نہایت ہی دلنشین کہ جس میں تحقیق نے اسلوب تحقیق محققانہ رہتا اور کہیں پر مناظرانہ جیسا کہ حجیتِ حدیث کے باب میں مستشرقین کے جوابات دیتے وقوت سامنے آتا ہے، اور کہیں ہم آپ کا انداز تائد بھی نظر آتا ہے۔ اس طرح یہ مخلوقانہ مناظرانہاور بیتائد تحقیق کا اسلوب نہایت شاندار ہے

۵۔ ربط ابحاث سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا کوئی قاری پڑھے تو حرف اول سے لے کر حرف آخر تک پڑھے تیار جائے گا۔

نتائج بحث:

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کی علم حدیث کے موضوع پر کتب نہایت اہم اور ضروری معلومات کا مجموعہ ہیں۔

آپ کا طرزِ تحریر سادہ اور موزوں ہے تا کہ عام طوری بھی اس سے استفادہ کر سکے۔

حوالہ جات

1۔ کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، معارف القرآن، مکتبہ عثمانیہ، لاہور، ج:1، دیباچہ

2. http://ur.m.wikipedia.org 5:22pm

۳۔ ڈاکٹر محمد سعد صدیقی سے مقالہ نگار کا انٹرویو

۴۔ ایضاً

۵۔ ٹنڈوالہ یار پاکستان کے صوبہ سندھ کا ایک ضلع ہے جسکا ضلعی صدر مقام ٹنڈوالہ یار شہر ہے

۶۔ ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کو اللہ تعالیٰ نے حفظ قرآن کی سعادت عطاء فرمائی، والد صاحب نے اس موقع پر ایک تقریب کا اہتمام کیا، مولانا صاحب اس تقریب میں شرکت کیلئے لاہور سے ٹنڈوالہ یار گئے جسکا ریکارڈ ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کے پاس موجود ہے۔

۷۔ مقالہ نگار کا جناب ڈاکٹر محمد سعد صدیقی سے انٹرویو

۸۔ ایضاً

۹۔ اشرفی، فصل الرحیم، حافظ، رفقاء اشرفیہ 2018، طلبہ دورہ حدیث، جامعہ اشرفیہ لاہور 2018، ص:155

۱0۔ مقالہ نگار کا جناب ڈاکٹر محمد سعد صدیقی سے انٹرویو

11۔ ایضاً

۱۲۔ آل عمران(۳)

۱۳۔ النساء(۴)

1۴۔ مقالہ نگار کا جناب ڈاکٹر محمد سعد صدیقی سے انٹرویو

1۵۔ صدیقی، محمد سعد، ڈاکٹر، اصطلاحات حدیث، اردو ترجمہ تیسیر مصطلح الحدیث، شعبہ تحقیق قائداعظم لائبریری لاہور 1989، حرف اوّل، ص 9_10

1۶۔ الحجرات(49)6

۱7۔ صدیقی، محمد سعد، ڈاکٹر، اصطلاحات حدیث ،اردو ترجمہ تیسیر مصطلح الحدیث، شعبہ تحقیق قائد اعظم لائبریری لاہور 1989، تقریظ، ص 12

۱۸۔ ایضاً، ص:246

۱۹۔ صدیقی، محمد سعد، ڈاکٹر، علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت، شعبہ تحقیق قائداعظم لائبریری باغ جناح لاہور 1988، ص 324

2۰۔ الجمعہ (62)4

2۱۔ صدیقی، محمد سعد، ڈاکٹر، علم حدیث میں اور پاکستان میں اسکی خدمت، شعبہ تحقیق قائداعظم لائبریری باغ جناح لاہور، 1988، ص:324

2۲۔ ایضاً، ص 49

2۳۔ ایضاً، ص 60

2۴۔ الفاطر (35)28

2۵۔ الطحان، محمود الدکتور، تیسیر مصطلح الحدیث، دارالقران الکریم، بیروت 1979, ص:140

2۶۔ صدیقی، محمد سعد، ڈاکٹر، علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت، شعبہ تحقیق قائداعظم لائبریری باغ جناح لاہور

2۷۔ ابنِ منظور ،فضل جمال الدین محمد بن مکرم، علامہ، لسان العرب، دار صادر، بیروت س ن، ج:15، ص:379

۲۸۔ النساء (4)15

۲۹۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الجامع الصحیح، کتاب الاحکام، مکتبہ رحمانیہ 1991، ج:9، ص:14